یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بشنوید اے رہروانِ زاہدان — بولتا ہوں بولتے کی داستان
بولتے کی راہ پر ہو مستقیم — بول بسم اللہ رحمن الرحیم
بولتا ہے مدِّ بسم اللہ میں — بولتا ہے قل کفٰے باللہ میں
یار تو اس بولتے کو بوجھ جان — ہے نفخت فیہ من روحی کی شان
بولتا ہے کنت کنزاً مخفیا — جسنے سب خلقت کے تئیں پیدا کیا
ہوگا جب اس بولتے سے یار تو — لن تنالوا البر حتیٰ تنفقو
بولتے کو بولتا دیتا ہے قوت — بولتے کا نام ہے حیٌّ لایموت
بولتا ہی جامع الاسرار تھا — بولتا ہی صانعِ بے شبہہ تھا
بولتا بچون ہے اور بیچگون — بولتا بے شبہہ بیشک بے نمون
اول و آخر وہی ہے بولتا — ظاہر و باطن وہی ہے بولتا
بولتا علم الیقین عین الیقین — حق بحق ہے بولتا حق الیقین

بولتا آغاز

عشق میں ہیں عشق میں اُٹھ جائینگے / پھر نہ قالب عنصری میں آئینگے
عشق ہی کا اُنکے سر پر تاج ہے / عشق ہی اُنکے تئیں معراج ہے
عشق را باید ز عشق آموختن / در مقامِ عشق باید سوختن
سب حقیقت عشق جب یہ سُن چکا / یوں دیا اُسنے جواب مدعا
تب کہا یوں عشق نے اے یارِ من / گوش کن شعرِ من و گفتارِ من
عاشقی تو آہ مشکل ہے بہت / عاشقی کی راہ مشکل ہے بہت
کیا کہوں اس عاشقی کی رسم و راہ / عاشقی سے مانگیے صاحب پناہ
عاشقی جسکے تئیں درکار ہو / دین و دنیا سب ستی بیزار ہو
عاشقی کی راہ دہشتناک ہے / ننگے پاؤں سر کے اوپر خاک ہے
عاشقی کا کیا کروں اب میں بیان / ہے مری اس امر میں قاصر زبان
وہ رکھے اس راہ کے اوپر قدم / دین و دنیا کا نہو جسکو الم
عاشقی کا تو عبث لیتا ہے نام / کے ترا آید میسر این مقام
عشق باشد از ہمہ ملت برون / عشق از ہفتاد و دو ملت برون
تا ز ہفتاد و دو ملت نگذری / کے بہ ملت اصل ایمان آوری
ہوتے گر سب ایک راے متفق / کیوں یہ فرماتے نبی ستفترق
امتی ثلث و سبعین فرقہا / کلّہم فی النّار الا واحد

نا یہ ہیئت ہے نہ اصطرلاب جان | نا ہے نحو و صرف نا منطق یہان
ہے کدھر بیہوش ٹک باہوش ہو | بول مت آگے بس اب خاموش ہو
جب یہ "رمز العاشقین" میں کہہ چکا | چارشنبہ غُرّہ رمضان تھا
اے خدا از بہر مشتاقانِ خویش | از گناہانم بداری سینہ ریش
روزِ محشر دار با آلِ رسول | از طفیلِ مقبلان گردد قبول
شعرِ آخر ہے قلندر کا کلام | جب یہ نسخہ ہوا ہے اختتام
ز کارِ خویش پشیمان شدیم یا اللہ | کرم نما کہ پریشان شدیم یا اللہ
تمامِ عُمر بجز معصیت نہ کردم کار | مطیعِ خواہشِ شیطان شدیم یا اللہ

فعال تا کہ بنہ از فعال کفار است
اگرچہ اہلِ مسلمان شدیم یا اللہ

راقم فقیر محمد عارف صدیقی غفر لہ ذنوبہ

۱۳ محرم الحرام ۱۳۵۵ھ

مطابق ٦ اپریل

۱۹۳٦ء روز

دوشنبہ